السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر شہر ودیہات کا رواج ہے کہ جب صاحب لڑکی غریب ہوتا ہے اور صاحب لڑکا مالدار تو صاحب لڑکی واسطے انجام دینے کار شادی لڑکی کے نصف مہر یا ثلث مہر صاحب لڑکا سے قبل نکاح لیتا ہے بخیال اس کے غریب کا کار بھی انجام ہوجائے گا اور نصف یا ثلث مہر بھی ادا ہوجائے گا ۔ آیا اس صورت سے لینا جائز ہے یا نہیں ؟ اگر یہ صورت ناجائز ہوئی توکسی دوسری صورت سے لینا جس میں یہ محظور مہر بھی ادا ہوجائے گا ۔ آیا اس صورت میں لینا جائز ہے یا نہیں ؟ اگر یہ صورت ناجائز ہوئی توکسی دوسری صورت لینا جس میں یہ محظور لازم نہ آئے اور غریب کا کار بھی انجام ہوجائے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماہران شریعت پر مخفی نہیں کہ مہر مال لڑکی کا ہے ۔ دوسرے کو خواہ باپ ہو یا بھائی اختیار نہیں ہے کہ تصرف میں لائے ۔ عالمگیری 2/38 : ولیس للاب ان یہب مہر ابنتہ عند عامة العماء کذافی البدائع یعنی : لڑکی کے باپ کو اختیار نہیں ہے اس لڑکی کا مہر ہبہ کرے جب ہبہ کرنا جائز نا جائز ہو تو علی ہذالقیاس اور تصرفات ناجائز ہوں گے تخصیص کے لئے دلیل چاہیئے پس صورت مسؤل میں صاحب لڑکی کو خواہ باپ ہو یا بھائی جائز نہیں کہ نصف مہر یا ثلث مہر لے کر تصرف میں لائے بلا رضا مندی لڑکی کے ۔

ہاں اگر لڑکی بالغہ ہے اور خود مہر لے کر ہبہ کر تو جائز ہے عالمگیری 2/38 للمرأة ان تہب مالہا لزوجہا من صداقہا ولیس لاحد من الاولیا اب والاغیرہ الاعتراض علیہ کذافی شرح الطحاوي انتہی مختصرا

یعنی : عورت کو اختیار ہے کہ اپنی مہر ہبہ کرے شوہر کو اور باب وغیرہ کو روکنے کا اختیار نہیں ۔ جب شوہر کو ہبہ کرنا جائز ہو تو باپ یا بھائی کو بدرجہ اولیٰ ہبہ کرنا جائز ہوگا اور اگر نابالغہ ہے تو صرف باپ یا دادا قاضی کو اختیار ہے کہ بلا رضا مندی نابالغہ کے اس مہر کا قبضہ کرے عالمگیر 2/45 : وللاب والجد والقاضی قبض صداق صغیرة کانت اوکبیرة الااذا نہت وہی بالغة صح النہی ولیس لغیرہم ذالک یعنی : باپ یا دادا یا قاضی کو اختیار ہے کہ باکرہ کے مہر کا قبضہ کریں ۔ خواہ صغیر ہو یا باکبیرہ اگر کبیرہ ہے تو منع کر سکتی ہے پس بنا پر اس کے اگر قبضہ کیا اور قرض سمجھ کر تصرف میں لایا تو جائز ہے عالمگیری : ولوفعل الآب ذلک جاز کذافی کتاب الوصایا فی باب التاسع یعنی : باپ یا دادا قاضی کو اختیار ہے کہ باکرہ کے مہر کا قبضہ کریں ۔ خواہ صغیر ہو یا کبیرہ اگڑ کبیرہ ہے تو منع کر سکتی ہے پس بنا پر اس کے قبضہ کیا اور قرض سمجھ کر تصرف میں لایا تو جائز ہے عالمگیری : ولوفعل الاب ذلک جاز کذافی کتاب الوصایا فی باب التاسع یعنی : باپ اگر صغیرہ کے مال سے قرض ادا کرے تو جائز ہے جب قرض ادا کرنا جائز ہو تو بطور قرض لینا بدرجہ اولی جائز ہوگا اور نابالغہ کے مال کا مقروض ہوگا جب بالغہ ہوجائے تو اس کو دیدے یا ابراء لیوے لان القرض لا مخلص منہ الابالاداء اوبالابراء کما یخفی علی ماہر الشریعہ بہر تقدیر قبل نکاح مہر لینا شوہر یا اولیاء شوہر کی خوشی پر موقوف ہے ۔ اگر بخوشی خاطر دیا تو فبہا ورنہ صاحب لڑکی کو اختیار نہیں ہے کہ قبل نکاح زور ڈال کر لیوے واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 185

محدث فتویٰ